سُوْرَةُ الْحَشْرِ

سُوْرَةُ الْحَشْرِ ۵۹ مَدَنِيَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۲۴ رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورہ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے چوبیس آیتیں ہیں اور دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ ہر آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۱ وہی ہے جس نے نکال دیا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

اُن کو جو منکر ہیں کتاب والوں میں اُنکے گھروں سے ۲ پہلے ہی اجتماع پر لشکر کے ۳ تم نہ الکل کرتے تھے کہ

يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۡ

کہ نکلیں گے اور وہ خیال رکھتے تھے کہ اُنکو بچالیں گے اُن کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے پھر پہنچا اُن پر اللہ جہاں سے اُن کو خیال نہ تھا

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا

اور ڈال دی اُن کے دلوں میں دھاک ۴ اُجاڑنے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں ۵ سو عبرت پکڑو

يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ

اے آنکھ والو ۶ اور اگر نہ ہوتی یہ بات کہ لکھ دیا تھا اللہ نے اُن پر جلاوطن ہونا تو اُن کو عذاب دیتا دنیا میں اور آخرت

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳

میں ہے اُن کے لیے آگ کا عذاب ۷

(۱) چنانچہ اُس کے زبردست غلبہ اور حکمت کے آثار میں سے ایک واقعہ آگے بیان کیا جاتا ہے۔

(۲) بنو نضیر کا اخراج مدینہ سے مشرقی جانب چند میل کے فاصلہ پر ایک قوم یہود بستی تھی جس کو "بنی نضیر" کہتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے جتھے والے اور سرمایہ دار تھے اپنے مضبوط قلعوں پر اُن کو ناز تھا۔ حضور جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو شروع میں اُنہوں نے آپ سے صلح کا معاہدہ کر لیا، کہ ہم آپ کے مقابلہ پر کسی کی مدد نہ کریں گے۔ پھر مکہ کے کافروں سے نامہ و پیام کرنے لگے، حتیٰ کہ اُن کے ایک بڑے سردار کعب بن اشرف نے چالیس سواروں کے ساتھ مکہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کے سامنے مسلمانوں کے خلاف قریش سے عہد و پیمان باندھا۔ آخر چند روز بعد اللہ و رسول کے حکم سے محمد بن مسلمہ نے اس غدار کا کام تمام کر دیا۔ پھر بھی "بنی نضیر" کی طرف سے بدعہدی کا سلسلہ جاری رہا۔ کبھی دغابازی سے حضور کو چند رفیقوں کے ساتھ بُلا کر اچانک قتل کرنا چاہا۔ ایک مرتبہ حضور جہاں بیٹھے تھے اوپر سے بھاری چکی کا پاٹ ڈال دیا، اگر لگتے تو آدمی مر جائے

۱ بولتا ہے۔ ۲ رعب

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

مگر سب مواقع پر اللہ کے فضل نے حفاظت فرمائی۔ آخر حضور نے مسلمانوں کو جمع کیا۔ ارادہ یہ کہ اُن سے لڑیں۔ جب مسلمانوں نے نہایت سُرعت و مستعدی سے مکانوں اور قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ وہ مرعوب و خوفزدہ ہو گئے۔ عام لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ اُنہوں نے گھبرا کر صلح کی التجا کی۔ آخر یہ قرار پایا کہ وہ مدینہ خالی کر دیں۔ اُن کی جانوں سے تعرض نہ کیا جائیگا۔ اور جو مال اسباب اُٹھا کر لیجا سکتے ہیں لیجائیں۔ باقی مکان، زمین، باغ وغیرہ پر مسلمان قابض ہوئے۔ حق تعالیٰ نے وہ زمین مال غنیمت کی طرح تقسیم نہ کرائی، صرف حضرت کے اختیار پر رکھی۔ حضرت نے اکثر اراضی مہاجرین پر تقسیم کر دیں۔ اس طرح انصار پر سے اُن کا خرچ ہلکا ہوا۔ اور مہاجرین و انصار دونوں کو فائدہ پہنچا۔ نیز حضرت اپنے گھر کا اور وارد و صادر کا سالانہ خرچ بھی اسی سے لیتے تھے۔ اور جو بچ رہتا اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے تھے۔ اس سورت میں یہ ہی قصہ مذکور ہے۔

(۳) یہود کا پہلا حشر یعنی ایک ہی ہلّہ میں گھبرا گئے اور پہلی ہی مڈبھیڑ پر مکان اور قلعے چھوڑ کر نکل بھاگنے کو تیار ہو بیٹھے۔ کچھ بھی ثابت قدمی نہ دکھلائی۔ (تنبیہ) "اوّل الحشر" سے بعض مفسرین کے نزدیک یہ مُراد ہے کہ اس قوم کے لیے اس طرح ترک وطن کرنے کا یہ پہلا ہی موقع تھا۔ قبل ازیں ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا۔ یا "اوّل الحشر" میں اس طرف اشارہ ہو کہ ان یہود کا پہلا حشر یہ ہے کہ مدینہ چھوڑ کر بہت سے خیبر وغیرہ چلے گئے اور دوسرا حشر وہ ہوگا جو حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں پیش آیا۔ یعنی دوسرے یہود و نصاریٰ کی معیّت میں یہ لوگ بھی خیبر سے ملک شام کی طرف نکالے گئے جہاں آخری حشر بھی ہونا ہے۔ اسی لیے "شام" کو "ارض المحشر" بھی کہتے ہیں۔

(۴) یہود کے دلوں پر اللہ نے رُعب ڈالدیا یعنی اُن کے ساز و سامان، مضبوط قلعے، اور جنگجو یانہ اطوار دیکھ کر نہ تم کو اندازہ تھا کہ اس قدر جلد اتنی آسانی سے وہ ہتھیار ڈالدیں گے اور نہ اُنکو خیال تھا کہ مٹھی بھر بے سروسامان لوگ اس طرح قافیہ تنگ کر دیں گے وہ اسی خواب خرگوش میں تھے کہ مسلمان (جن کے سروں پر اللہ کا ہاتھ ہے) ہمارے قلعوں تک پہنچنے کا حوصلہ نہ کر سکیں گے اور اس طرح گویا اللہ کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے۔ مگر انہوں نے دیکھ لیا کہ کوئی طاقت اللہ کے حکم کو نہ روک سکی۔ اُن کے اوپر اللہ کا حکم وہاں سے پہنچا جہاں سے اُن کو خیال و گمان بھی نہ تھا۔ یعنی دل کے اندر سے خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈالدیا اور بے سروسامان مسلمانوں کی دھاک بٹھلا دی۔ ایک تو پہلے ہی اپنے سردار کعب بن اشرف کے ناگہانی قتل سے مرعوب و خوفزدہ ہو رہے تھے اب مسلمانوں کے اچانک حملہ نے رہے سہے حواس بھی کھو دیے۔

(۵) بنو نضیر کا اپنے گھروں کو اُجاڑنا یعنی حرص اور غبطہ و غضب کے جوش میں مکانوں کے کڑی، تختے، کواڑ اُکھاڑنے لگے تا کوئی چیز جو ساتھ لیجا سکتے ہیں رہ نہ جائے اور مسلمانوں کے ہاتھ نہ لگے۔ اس کام میں مسلمانوں نے بھی اُن کا ہاتھ بٹایا۔ ایک طرف سے وہ خود گراتے تھے دوسری طرف سے مسلمان، اور غور سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کے ہاتھوں جو تباہی و ویرانی عمل میں آئی وہ بھی ان ہی بدبختوں کی بدعہدیوں اور شرارتوں کا نتیجہ تھی۔

(۶) بنو نضیر کا واقعہ عبرت کا سبق ہے یعنی اہل بصیرت کے لیے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دکھلایا کہ کفر، ظلم، شرارت اور بدعہدی کا انجام کیسا ہوتا ہے۔ اور یہ کہ محض ظاہری اسباب پر تکیہ کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے غافل ہو جانا عقل مند کا کام نہیں۔

(۷) ان کی قسمت میں جلاوطنی لکھی تھی یعنی ان کی قسمت میں جلاوطنی کی سزا لکھی تھی۔ یہ بات نہ ہوتی تو کوئی دوسری سزا دینا میں دی جاتی۔ مثلاً بنی قریظہ کی طرح مارے جاتے۔ غرض سزا سے بچ نہیں سکتے۔ یہ خدا کی حکمت ہے کہ قتل کے بجائے محض جلاوطنی پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن یہ تخفیف صرف دنیوی سزا میں ہے آخرت کی ابدی سزا کسی طرح ان کافروں سے ٹل نہیں سکتی۔ حضرت شاہ صاحب

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

لکھتے ہیں کہ جب یہ قوم ملک شام سے بھاگ کر یہاں آئی تھی تو اُن کے بڑوں نے کہا تھا کہ ایک دن تم کو ویران ہو کر پھر شام میں جانا پڑیگا چنانچہ کو یہاں اُس وقت اُجڑ کر بعض شام میں چلے گئے اور بعض خیبر میں رہے۔ پھر حضرت عمر کے زمانہ میں وہاں سے اُجڑ کر شام میں گئے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا

یہ اس لیے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اُس کے رسول کے اور جو کوئی مخالف ہو اللہ کا تو اللہ کا عذاب سخت ہے ف۸ جو کاٹ

قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ

ڈالا تم نے کھجور کا درخت یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے ف۹ اور تا کہ رسوا

الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا

کرے نافرمانوں کو ف۱۰ اور جو مال کہ لوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول پر اُن سے سو تم نے نہیں دوڑائے اُس پر گھوڑے اور نہ

رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ اَفَآءَ

اونٹ ولیکن اللہ غلبہ دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۱ جو مال لوٹا یا

اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اللہ نے اپنے رسول پر بستیوں والوں سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے ف۱۲ اور قرابت والے کے ف۱۳ اور یتیموں کے اور

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ

محتاجوں کے اور مسافر کے تاکہ نہ آئے لینے دینے میں دولتمندوں کے تم میں سے ف۱۴ اور جو دے تم کو رسول

فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٧

سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو ف۱۵ اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے ف۱۶

(۸) یعنی ایسے مخالفوں کو ایسی سخت سزا ملتی ہے۔

(۹) مسلمانوں کا درختوں کو کاٹنا | جب وہ لوگ قلعہ بند ہو گئے تو حضرت نے اجازت دی کہ اُن کے درخت کاٹے جائیں اور باغ اُجاڑے جائیں تا کہ اُس کے درد سے باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں اور کھلی ہوئی جنگ کے وقت درختوں کی روکاوٹ باقی نہ رہے، اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ چھوڑ دیئے گئے کہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں گے۔ کافروں نے طعن کرنا شروع کیا کہ خود تو فساد سے منع کرتے ہیں۔ کیا درختوں کا کاٹنا اور جلانا فساد نہیں؟ اُس پر یہ آیت اتری۔ یعنی یہ سب کچھ اللہ جل شانہ کے حکم سے ہے حکم الٰہی کی تعمیل کو فساد نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ گہری حکمتوں اور مصلحتوں پر مشتمل ہوتا ہے چنانچہ اس حکم کے بعض مصالح اوپر بیان ہو چکیں۔

(۱۰) یہود کی رسوائی | یعنی تا کہ مسلمانوں کو عزت دے اور کافروں کو ذلیل کرے۔ چنانچہ جو درخت چھوڑ دیے گئے اس میں مسلمانوں کی اُس کو برتیں گے اور نفع اُٹھائیں گے۔ اور جو کاٹے یا جلائے گئے اُس میں مسلمانوں کی دوسری کامیابی یعنی ظہور آثار غلبہ اور کفار کو غیظ و غضب میں ڈالنا ہے کہ مسلمان ہماری چیزوں میں کیسے تصرفات کر رہے ہیں۔ لہٰذا دونوں امر جائز اور حکمت پر مشتمل ہیں۔

ف۱۵ ہاتھ لگا دیا ۲ کو ۳ ہاتھ لگا دیا ۴ کو۔

وقف لازم ایک کامیابی اور کفار کو غیظ میں ڈالنا ہے کہ مسلمان ہماری چیزوں میں کیسے تصرفات کر رہے ہیں۔ لہٰذا دونوں امر جائز اور حکمت پر مشتمل ہیں۔

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۱) مال غنیمت اور فیٔ کا فرق | حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ یہ ہی فرق رکھا ہے "غنیمت" میں اور "فیٔ" میں، جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت ہے اُس میں پانچواں حصّہ اللہ کی نیاز (جس کی تفصیل دسویں پارہ کے شروع میں گذر چکی) اور چار حصّے لشکر کو تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اور جو بغیر جنگ کے ہاتھ آیا وہ سب کا سب مسلمانوں کے خزانہ میں رہے (اُن کی مصالح عامہ میں) اور جو کام ضروری ہو اُس پر خرچ ہو۔ اھ (تنبیہ) اگر قدرے جنگ ہونے کے بعد کفار مرعوب ہو کر صلح کی طرف مسارعت کریں اور مسلمان قبول کرلیں، اس صورت میں جو اموال صلح سے حاصل ہوں گے وہ بھی حکم "فیٔ" میں داخل ہیں۔

اموال فیٔ رسول اللہ کے لیے ہیں | نبی کریم صلعم کے عہد مبارک میں اموال "فیٔ" خالص حضور کے اختیار و تصرف میں ہوتے تھے ممکن ہے کہ یہ اختیار مالکانہ ہو جو صرف آپ کے لیے مخصوص تھا۔ جیسا کہ آیات حاضرہ میں "علیٰ رسولہ" کے لفظ سے متبادر ہوتا ہے۔ اور احتمال ہے کہ محض حاکمانہ ہو بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان اموال کے متعلق آپ کو اگلی آیت میں ہدایت فرما دی کہ وجوباً یا ندباً فلاں فلاں مصارف میں صرف کیے جائیں۔ آپ کے بعد یہ اموال امام کے اختیار و تصرف میں چلے جاتے ہیں لیکن اُس کا تصرف مالکانہ نہیں ہوتا، محض حاکمانہ ہوتا ہے۔ وہ اُنکو اپنی صوابدید اور مشورہ سے مسلمانوں کی عام ضروریات و مصالح میں خرچ کریگا۔

۔ باقی اموال غنیمت کا حکم اس سے جُداگانہ ہے۔ وہ خمس نکالے جانے کے بعد خالص لشکر کا حق ہوتا ہے کما یدل علیہ قولہ تعالیٰ "وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ" الخ لشکری اپنی خوشی سے چھوڑ دیں وہ علیحدہ بات رہی۔ البتہ شیخ ابوبکر رازی حنفی نے "احکام القرآن" میں نقل کیا ہے کہ یہ حکم اموال منقولہ کا ہے غیر منقولہ میں امام کو اختیار ہے کہ مصلحت سمجھے تو لشکر پر تقسیم کردے اور مصلحت نہ سمجھے تو مصالح عامّہ کے لیے رہنے دے۔ جیسا کہ سوادِ عراق میں حضرت عمرؓ نے بعض جلیل القدر صحابہ کے مشورہ سے یہ ہی عمل درآمد رکھا۔ اسی مسلک کے موافق شیخ ابوبکر رازی نے "وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ" الخ کو اموال منقولہ پر اور سورۂ "حشر" کی آیات کو اموال غیر منقولہ پر حمل کیا ہے۔ اس طرح کہ پہلی آیت "وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ" فیٔ" پر اور دوسری آیت "مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى" حکم غنیمت" پر محمول ہے۔ اور لغتہً "غنیمت" کو لفظ "فیٔ" سے تعبیر کرسکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۱۲) اموالِ فیٔ کے مصارف | پہلی آیت میں صرف اموال "بنی نضیر" کا ذکر تھا۔ اب اموال "فیٔ" کے متعلق عام ضابطہ بتلاتے ہیں یعنی "فیٔ" پر قبضہ رسول کے بعد امام کا کہ اُسی پر یہ خرچ پڑتے ہیں۔ باقی اللہ کا ذکر تبرکاً ہوا۔ وہ تو سب ہی کا مالک ہے۔ ہاں کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی جو اللہ کے نامزد ہیں ممکن ہے اس میں درج ہو

(۱۳) ان اموال میں اہل بیت کا حصّہ | یعنی حضرت کے قرابت والوں کے۔ چنانچہ حضور اپنے زمانہ میں اس مال میں سے اُن کو بھی دیتے تھے۔ اور اُن میں فقیر کی بھی قید نہیں تھی۔ اپنے چچا حضرت عباسؓ کو جو دولتمند تھے آپ نے حصّہ عطا فرمایا۔ اب کے بعد حنفیہ کہتے ہیں حضور کے قرابت دار جو صاحب حاجت ہوں امام کو چاہیئے کہ انہیں دوسرے محتاجوں سے مقدم رکھے۔

(۱۴) دولت کی گردش | یعنی یہ مصارف اس لئے بتلائے کہ ہمیشہ یتیموں، محتاجوں، بیکسوں اور عام مسلمانوں کی خبر گیری ہوتی رہے اور عام اسلامی ضروریات سرانجام پاسکیں۔ یہ اموال محض دولتمندوں کے اُلٹ پھیر میں پڑکر اُن کی مخصوص جاگیر بنکر نہ رہ جائیں جن سے سرمایہ دار مزے لوٹیں اور غریب فاقوں مریں۔

(۱۵) یعنی مال و جائداد وغیرہ جس طرح پیغمبر اللہ کے حکم سے تقسیم کرے اُسے بخوشی و رغبت قبول کرو، جو ملے لے لو۔ جس سے روکا جائے رُک جاؤ اور اسی طرح اس کے تمام احکام اور اوامر و نواہی کی پابندی رکھو۔

منزل ۷

Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۶) یعنی رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے ڈرتے رہو کہیں رسول کی نافرمانی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کوئی سخت عذاب مسلط نہ کر دے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

لہ واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے جو نکالے ہوئے آتے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے ڈھونڈھتے آتے ہیں اللہ کا فضل

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ

اور اسکی رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے ف۱۷ اور لہ جو لوگ جگہ

تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ

پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں انکے پہلے سے ف۱۸ وہ محبت کرتے ہیں اس کو جو وطن چھوڑ کر آئے ان کے پاس ف۱۹ اور نہیں پاتے اپنے دل

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ

میں تنگی اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے اور مقدم رکھتے ہیں انکو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ ف۲۰ اور جو بچایا گیا

يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے ف۲۱ اور واسطے ان لوگوں کے جو آئے ان کے بعد ف۲۲ کہتے ہوئے اے رب

اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں بیر ایمان والوں کا اے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان ہے ف۲۳

(۱۷) مہاجرین کا حق مقدم ہے | یعنی یوں تو اس مال سے عام مسلمانوں کی ضروریات و حوائج متعلق ہیں۔ لیکن خصوصی طور پر ان ایثار پیشہ جاں نثاروں اور سچے مسلمانوں کا حق مقدم ہے جنہوں نے محض اللہ کی خوشنودی اور رسول کی محبت و اطاعت میں اپنے گھر بار اور مال و دولت سب کو خیرباد کہا اور بالکل خالی ہاتھ ہو کر وطن سے نکل آئے تا اللہ و رسول کے کاموں میں آزادانہ مدد کر سکیں۔

(۱۸) انصار مدینہ کے فضائل | اس گھر سے مراد ہے مدینہ طیبہ۔ اور یہ لوگ انصار مدینہ ہیں جو مہاجرین کی آمد سے پہلے مدینہ میں سکونت پذیر تھے۔ اور ایمان و عرفان کی راہوں پر بہت مضبوطی کے ساتھ مستقیم ہو چکے تھے۔

(۱۹) یعنی محبت کے ساتھ مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں حتیٰ کہ اموال وغیرہ میں انکو برابر کا شریک بنانے کے لیے تیار ہیں۔

۲۰ انصار کا جذبۂ ایثار و خلوص | یعنی مہاجرین کو اللہ تعالیٰ جو فضل و شرف عطا فرمائے یا اموال فیئ وغیرہ میں سے حضور جو کچھ عنایت کریں، اسے دیکھ کر انصار دل تنگ نہیں ہوتے نہ حسد کرتے ہیں۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں اور ہر اچھی چیز میں ان کو اپنی جانوں کو مقدم رکھتے ہیں خود سختیاں اور فاقے اٹھا کر بھی اگر ان کو بھلائی پہنچا سکیں تو دریغ نہیں کرتے۔ ایسا بے مثال ایثار آج تک دنیا کی کس قوم نے کس کے لیے دکھلایا۔

لہ یہ مال ۲ دواسطے اُن لوگوں کے۔

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۱) **نجل کی نجات فلاح ہے** | یعنی بڑے کامیاب اور بامراد ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کی توفیق و دستگیری نے اُن کے دل کے لالچ اور حرص و بخل سے محفوظ رکھا۔ لالچی اور بخیل آدمی اپنے بھائیوں کے لئے کہاں ایثار کر سکتا ہے اور دوسروں کو پھلتا پھولتا دیکھ کر کب خوش ہوتا ہے۔

(۲۲) یعنی ان مہاجرین و انصار کے بعد عالم وجود میں آئے۔ یا اُن کے بعد حلقۂ اسلام میں آئے۔ یا مہاجرین سابقین کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے والظاہر ہو الاوّل۔

(۲۳) **مسلمانوں کو ایک جامع دُعاء کی تعلیم** | یعنی سابقین کے لیے دعاء مغفرت کرتے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کی طرف سے دل میں بیر اور بغض نہیں رکھتے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ "یہ آیت سب مسلمانوں کے واسطے ہے جو اگلوں کا حق مانیں اور اُنہی کے پیچھے چلیں اور اُن کو بیر نہ رکھیں اھ امام مالکؒ نے یہیں سے فرمایا کہ جو شخص صحابہ سے بغض رکھے اور اُن کی بدگوئی کرے اُس کے لیے مال فیئ میں کچھ حصّہ نہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ

کیا تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو دغا باز ہیں کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اگر تم کو کوئی

اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ

نکالدیگا تو ہم بھی نکلیں گے تمہارے ساتھ اور کہا نہ مانینگے کسی کا تمہارے معاملہ میں کبھی اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کرینگے ف۲۴ اور

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا

اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ف۲۵ اگر وہ نکالے جاویں یہ نہ نکلیں گے اُن کے ساتھ اور اگر اُن سے لڑائی ہوئی یہ

لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ

نہ مدد کرینگے اُن کی ف۲۶ اور اگر مدد کرینگے تو بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر پھر کہیں مدد نہ پاویں گے ف۲۷ البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے اُن کے

صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى

دلوں میں اللہ کے ڈر سے یہ اس لیے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف۲۸ لڑ نہ سکینگے تم سے سب مل کر مگر بستیوں کے

مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ

کوٹ میں یا دیواروں کی اوٹ میں ف۲۹ اُنکی لڑائی آپس میں سخت ہے ف۳۰ تو سمجھے وہ اکٹھے ہیں اور اُن کے دل جُدا جُدا ہو رہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

یہ اس لیے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے ف۳۱

(۲۴) **منافقین کا یہود سے خفیہ ساز باز** عبداللہ بن اُبی وغیرہ منافقین نے یہود "بنی النضیر" کو خفیہ پیام بھیجا تھا کہ گھبرانا نہیں اور اپنے کو اکیلا مت سمجھنا۔ اگر مسلمانوں نے تم کو نکالا۔ ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور لڑائی کی نوبت آئی تو تمہاری مدد کریں گے یہ ہمارا بالکل اٹل اور قطعی فیصلہ ہے۔ اس کے خلاف تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات ماننے والے اور پروا کرنے والے نہیں۔

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۵) **منافقین جھوٹے ہیں** یعنی دل سے نہیں کہہ رہے۔ محض مسلمانوں کے خلاف اُکسانے کے لیے باتیں بنا رہے ہیں۔ اور جو کچھ زبان سے کہہ رہے ہیں ہرگز اُس پر عمل نہیں کریں گے۔

(۲۶) **منافقین کا جھوٹ ثابت ہوگیا** چنانچہ لڑائی کا سامان ہوا اور "بنی نضیر" محصور ہوگئے۔ ایسی نازک صورت حال میں کوئی منافق اُن کی مدد کو نہ پہنچا۔ اور آخر کار جب وہ نکالے گئے یہ اُس وقت آرام سے اپنے گھروں میں چھپے بیٹھے رہے

(۲۷) یعنی اگر بفرض محال منافق اُن کی مدد کو نکلے بھی تو نتیجہ کیا ہوگا۔ بجز اس کے کہ مسلمانوں کے مقابلہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر اُن کی مدد تو کیا کر سکتے، خود اُن کی مدد کو بھی کوئی نہ پہنچیگا۔

(۲۸) **منافقین کے دلوں میں مسلمانوں کا رُعب** یعنی اللہ کی عظمت کو سمجھتے اور دل میں اُس کا ڈر ہوتا تو کفر و نفاق کیوں اختیار کرتے۔ ہاں مسلمانوں کی شجاعت و بسالت سے ڈرتے ہیں۔ اسی لیے اُن کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے نہ میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔

(۲۹) **منافقین کے بزدلانہ طریقے** یعنی چونکہ ان لوگوں کے دل مسلمانوں سے مرعوب اور خوفزدہ ہیں اس لیے کھلے میدان میں سے جنگ نہیں کر سکتے۔ ہاں گنجان بستیوں میں قلعہ نشین ہو کر یا دیواروں اور درختوں کی آڑ میں چھپ کر لڑ سکتے ہیں۔ ہمارے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے، کہ یورپ نے مسلمانوں کی تلوار سے عاجز ہو کر قسم قسم کے آتشبار اسلحہ اور طریق جنگ ایجاد کیے ہیں۔ تاہم اب بھی اگر کسی وقت دست بدست جنگ کی نوبت آجاتی ہے تو چند ہی منٹ میں دنیا "لایقاتلونکم جمیعًا الا فی قریً محصنۃٍ او من وراء جدرٍ" کا مشاہدہ کر لیتی ہے۔ باقی اُس قوم کا تو کہنا ہی کیا جس کے نزدیک چھتوں پر چڑھ کر اینٹ پتھر پھینکنا اور تیزاب کی پچکاریاں چلانا ہی بہادری کی سب سے بڑی علامت ہے۔

(۳۰) **آپس کی لڑائی میں سخت ہیں** یعنی آپس کی لڑائی میں بڑے تیز اور سخت ہیں جیسا کہ اسلام سے پہلے "اوس" و "خزرج" کی جنگ میں تجربہ ہو چکا، مگر مسلمانوں کے مقابلہ میں اُن کی ساری بہادری اور شیخی کرکری ہو جاتی ہے۔

(۳۱) **کفار کا اتحاد دھوکہ ہے** یعنی مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کے ظاہری اتفاق و اتحاد سے دھوکہ مت کھاؤ اُن کے دل اندر سے پھٹے ہوئے ہیں، ہر ایک اپنی غرض و خواہش کا بندہ، اور خیالات میں ایک دوسرے سے جدا ہے۔ پھر حقیقی یکجہتی کہاں میسّر آ سکتی ہے۔ اگر عقل ہو تو سمجھیں کہ یہ نمائشی اتحاد کس کام کا۔ اتحاد اُسے کہتے ہیں جو مومنین قانتین میں پایا جاتا ہے کہ تمام اغراض و خواہشات سے یکسو ہو کر سب نے ایک اللہ کی رسّی کو تھام رکھا ہے، اور اُن سب کا مرنا جینا اُسی خدائے واحد کے لیے ہے۔

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾

جیسے قصہ اُن لوگوں کا جو ہو چکے ہیں اُن سے پہلے قریب ہی چکھی انہوں نے سزا اپنے کام کی اور اُن کے لیے عذاب دردناک ہے ف۳۲

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ

جیسے قصہ شیطان کا جب کہے انسان کو تو منکر ہو پھر جب وہ منکر ہو گیا کہے میں الگ ہوں تجھ سے میں ڈرتا ہوں اللہ

اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ

سب جو رب ہے ساری جہان کا پھر انجام دونوں کا یہی کہ وہ دونوں ہیں آگ میں ہمیشہ رہیں اسی میں اور یہی ہے سزا

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

گنہگاروں کی ف۳۳ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر ایک جی کیا بھیجتا ہے کل کے واسطے ف۳۴ اور ڈرتے رہو اللہ

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ

سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف۳۵ اور مت ہو ان جیسے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو پھر اللہ نے بھلا دیے ان کو ان کے جی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ

وہ لوگ وہی ہیں نافرمان ف۳۶ برابر نہیں دوزخ والے اور بہشت والے بہشت والے جو ہیں وہی ہیں

الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

مراد پانے والے ف۳۷ اگر ہم اتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھ لیتا کہ وہ دب جاتا پھٹ جاتا

خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ

اللہ کے ڈر سے ف۳۸ اور یہ مثالیں ہم سناتے ہیں لوگوں کو تاکہ وہ غور کریں ف۳۹ وہ

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾

اللہ ہے جس کے سوائے بندگی نہیں کسی کی جانتا ہے چھپا ہوا[1] اور جو ظاہر ہے[2] وہ ہے بڑا مہربان رحم والا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

وہ اللہ ہے جسکے سوائے بندگی نہیں کسی کی وہ بادشاہ ہے پاک ذات سب عیبوں کر سالم ف۴۰ امان دینے والا ف۴۱ پناہ میں لینے والا زبردست

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

دبدبہ والا صاحب عظمت پاک ہے اللہ ان کے شریک بتلانے سے ف۴۲ وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنیوالا ف۴۳ صورت کھینچنے والا ف۴۴

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

اسی کے ہیں سب نام خاصے ف۴۵ پاکی بول رہا ہے اسکی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں ف۴۶ اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا ف۴۷

(۳۲) پچھلے کفار کے حال سے سبق لو

یعنی ابھی قریب زمانہ میں یہود "بنی قینقاع" اپنی غداری کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ جب انہوں نے بد عہدی کی تو مسلمانوں نے ایک مختصر لڑائی کے بعد نکال باہر کیا۔ اور اس سے پیشتر ماضی قریب میں مکہ والے "بدر" کے دن سزا پا چکے ہیں، وہی انجام "بنی نضیر" کا دیکھ لو کہ دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں سزا مل چکی اور آخرۃ کا دردناک عذاب جوں کا توں رہا۔

(۳۳) شیطان اور منافقین میں مناسبت یعنی شیطان اوّل انسان کو کفر و معصیت پر ابھارتا ہے۔ جب انسان دام اغوا میں پھنس جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے الگ اور تیرے کام سے بیزار ہوں مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے (یہ کہنا بھی ریا اور مکاری کے لئے بنایا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ شیطان آخرت میں یہ بات کہے گا اور "بدر" کے دن بھی ایک کافر کی صورت میں لوگوں کو لڑواتا تھا۔ جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا۔ جس کا ذکر سورۂ "انفال" میں گزر چکا ہے۔ یہی مثال منافقوں کی ہے۔ وہ "بنی نضیر" کو لڑواتے تھے۔ جب لڑائی ہونے لگی تو کنارہ کر گئے۔ منہ

[1] چھپا [2] کھلا [3] عمدہ۔

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

کو اپنی حمایت و رفاقت کا یقین دلا دلا کر بھرے پر چڑھاتے رہے آخر جب وہ مصیبت میں پھنس گئے، آپ الگ ہو بیٹھے لیکن کیا

(۳۶) بھولنے والوں کی طرح مت ہو | یعنی جنہوں نے اللہ کے حقوق بھلا دیے، اس کی یاد سے غفلت اور بے پروائی برتی اللہ نے خود ان کی جانوں سے ان کو غافل اور بے خبر کر دیا۔ کہ آنیوالی آفات سے اپنے بچاؤ کی کچھ فکر نہ کی۔ اور نافرمانیوں میں غرق ہو کر دائمی خسارے اور ابدی ہلاکت میں پڑ گئے۔

(۳۷) اہل جنت اور اہل دوزخ برابر نہیں ہیں | یعنی چاہیے کہ آدمی اپنے کو بہشت کا مستحق ثابت کرے جس کا راستہ قرآن کریم کی ہدایات کے سامنے جھکنے کے سوا کچھ نہیں۔

(۳۸) قرآن کی عظمت سے پہاڑ پھٹ جاتے | یعنی مقام حسرت و افسوس ہے کہ آدمی کے دل پر قرآن کا اثر کچھ نہ ہو، حالانکہ قرآن کی تاثیر اس قدر زبردست اور قوی ہے کہ اگر وہ پہاڑ جیسی سخت چیز پر اترتا جاتا اور اس میں سمجھ کا مادہ موجود ہوتا تو وہ بھی متکلم کی عظمت کے سامنے دب جاتا اور مارے خوف کے پھٹ کر پارہ پارہ ہو جاتا۔ میرے والد مرحوم نے ایک طویل نظم کے ضمن میں یہ تین شعر لکھے تھے:

سنتے سنتے نغمہ ہائے محفل بدعات کو — کان بہرے ہو گئے دل بدمزہ ہونے کو ہے
آؤ سنوائیں تمہیں وہ نغمۂ مشروع بھی — پارہ جس کے لحن سے طور ہدیٰ ہونے کو ہے
حیف گر تاثیر اس کی تیرے دل پر کچھ نہ ہو! — کوہ جس سے خاشعاً متصدعاً ہونے کو ہے

(۳۹) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی کافروں کے دل بڑے سخت ہیں کہ یہ کلام سن کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے (تنبیہ) یہ تو کلام کی عظمت کا ذکر تھا۔ آگے متکلم کی عظمت و رفعت کا بیان ہے۔

(۴۰) صفات الٰہیہ کا بیان | یعنی سب نقائص اور کمزوریوں سے پاک، اور سب عیوب و آفات سے سالم، نہ کوئی برائی اس کی بارگاہ تک پہنچ نہ پہنچے۔

(۴۱) "مومن" کا ترجمہ "امان دینے والا" کیا ہے۔ اور بعض مفسرین کے نزدیک "مصدق" کے معنی ہیں یعنی اپنی اور اپنے پیغمبروں کی قولاً و فعلاً تصدیق کرنے والا۔ یا مومنین کے ایمان پر مہر تصدیق ثبت کرنے والا۔

(۴۲) یعنی اس کی ذات و صفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

(۴۳) "خالق" "باری" کے فرق کی طرف ہم نے سورۂ "بنی اسرائیل" کی آیت "ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی" الخ کے فوائد میں کچھ اشارہ کیا ہے۔

(۴۴) جیسا کہ نطفہ پر انسان کی تصویر کھینچ دی۔

(۴۵) یعنی وہ نام جو اعلیٰ درجہ کی خوبیوں اور کمالات پر دلالت کرتے ہیں۔

(۴۶) اسماء الٰہی | یعنی زبانِ حال سے یا قال سے بھی جس کو ہم نہیں سمجھتے۔

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info

(۴۷) تمام کمالات وصفات الٰہیہ کا مرجع ان دو صفتوں "عزیز" اور "حکیم" کی طرف ہے۔ کیونکہ "عزیز" کمال قدرت پر، اور "حکیم" کمال علم پر دلالت کرتا ہے۔ اور جتنے کمالات ہیں علم اور قدرت سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہیں۔ روایات میں سورۂ "حشر" کی ان تین آیتوں (ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو سے آخر تک) کی بہت فضیلت آئی ہے۔ مومن کو چاہیے کہ صبح و شام ان آیات کی تلاوت پر مواظبت رکھے۔

تم سورۃ الحشر وللہ الحمد والمنہ۔

Al-Hashr
Brought To You By www.e-iqra.info